رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا ۔

الہام حضرت مسیح موعود

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا ۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۴ | ۱۶ ر جنوری ۱۹۱۷ء | سہ شنبہ | مطابق ۲۱ ربیع الاول ۱۳۳۵ ھجری | نمبر ۵۶

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی امیر المومنین کی طبیعت خدا کے فضل سے نسبتاً بہت اچھی ہے ۔

حضور نے مسلم شریف کا درس بھی جو جناب صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو دیا کرتے ہیں شروع فرما دیا ہے

۱۵ ر جنوری کی صبح کو حضرت امام اولوالعزم معہ چند خاص احباب کے بٹالہ تشریف لیگئے تھے امید کیجاتی تھی کہ وہاں کے احمدی احباب کوئی جلسہ بھی کریں گے جس میں حضور کی تقریر ہوگی ۔ لیکن وقت کی تنگی کی وجہ سے جلسہ کا انتظام نہ ہو سکا ۔ اور حضور ۱۶ تاریخ کو واپس تشریف لے آئے

اخبار احمدیہ

احمدیہ ہوسٹل لاہور میں جلسہ

ماسٹر نواب الدین صاحب بی اے لاہور احمدیہ ہوسٹل کے ایک جلسہ کی کیفیت لکھتے ہیں جسے اس لئے شائع کیا جاتا ہے کہ احباب کو اپنے ان بچوں کو جو لاہور میں تعلیم پاتے ہیں مگر دوسرے بورڈنگوں میں رہتے ہیں احمدیہ ہوسٹل میں داخل کریں تاکہ وہ بھی احمدی نوجوانوں میں رہکر دین کے لئے جوش اور بزرگوں کے نصائح سے اصلاح حاصل کر سکیں ۔

ماسٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ ہماری میٹنگ خدا کے فضل سے کامیابی سے ہوئی تعداد حاضرین ۷۵ کے قریب تھی تلاوت قرآن کے بعد چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لا کی انگریزی میں فصیح و بلیغ تقریر ہوئی جسمیں چوہدری صاحب نے ہوسٹل کے بعض طلباء کو بعض ایسی علمی و عملی باتیں بتائیں جن پر عمل کرنا موجب ترقی ہے اسکے بعد میری تقریر ہوئی اور پھر مولوی غلام رسول صاحب کی تقریر ہوئی جسمیں آپنے بتایا کہ نبی معلم اور اس کی جماعت کے لوگ طلباء ہوتے ہیں ۔ پس جس طرح نبی کی جماعت کے لوگ بہترین نمونہ تعلیم دکھاتے ہیں ایسا ہی ہمیں بھی کرنا چاہئے ۔

اختتام جلسہ پر جناب چوہدری صاحب موصوف اس ماہواری میٹنگ کے صدر اور چوہدری ظہور حسین صاحب ایم اے سکرٹری مقرر ہوئے

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد دربارہ درّ مکنون

حضرت مسیح موعود کا پرانا کلام جو دعویٰ مسیحیت بلکہ براہین احمدیہ کی تصنیف سے بھی پہلے کا ہے میاں فخر الدین صاحب نے بصرف زر کثیر شائع کرایا ہے چونکہ یہ کلام فارسی میں ہے اسلئے اسکی فروخت کچھ کم ہوئی ہے لیکن وہ کلام اس قسم کا ہے کہ احمدی جماعت میں اسکی اشاعت از بس ضروری ہے کیونکہ وہ اس قسم

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

کے معارف سے لبریز ہے جو روح کو تازہ کرنے والے ہیں۔ غیر احمدیوں میں بھی اسکی اشاعت نہایت مفید ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی بھی کیسی پاک و مطہر تھی۔ میں پسند کرتا ہوں کہ ہر ایک احمدی جسے طاقت ہو اس کتاب کو خود خریدے اور ہو سکے تو غیر احمدیوں میں اسکی مفت اشاعت کرے

خاکسار مرزا محمود احمد

یہ کتاب جس کا نام درمکنون ہے منشی فخر الدین صاحب ملتانی سے بقیمت عہ اور مجلد ۸ مل سکتی ہے۔

رُوئیداد جلسہ رائے پور

حاجی غلام احمد صاحب لکھتے ہیں کہ مولوی عصمت اللہ صاحب انیکلس بک۔ جن کے ساتھ جناب میر محمد اسحٰق صاحب کا مباحثہ بر وفات مسیح بمقام گڈھ شنکر گذشتہ جون میں ہوا تھا۔ چوہدری محمد بخش صاحب احمدی سکنہ رائے پور متصل کاٹھ گڈھ ضلع ہوشیار پور کیساتھ ایک تحریری معاہدہ کیا جس کی رُو سے ۴ جنوری ۱۹۱۷ء کو احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان بمقام رائے پور مباحثہ تجویز ہوا۔ جائنٹ سکرٹری انجمن ترقی اسلام کی تجویز اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی منظوری اور ارشاد کے ماتحت مولوی عبد اللطیف صاحب سکنہ گناچور اس مباحثہ کے لئے منتخب ہوئے۔ راقم اور مولوی عبد اللطیف صاحب ۳ جنوری ۱۹۱۷ء کو رائے پور پہنچ گئے۔ ۴ جنوری کو مولوی عصمت اللہ کا انتظار کیا گیا۔ لیکن افسوس کہ باوجود تحریری معاہدہ کے رائے پور نہ آئے۔ بلکہ رائے پور کے قریب ایک گاؤں میں اس خبر کے دریافت کرنے کے لئے بیٹھے رہے کہ احمدی جماعت کے علماء مباحثہ کے لئے آتے ہیں یا نہیں لیکن جب انکو یہ خبر پہنچ گئی کہ احمدی جماعت کے علماء مباحثہ کے لئے آگئے ہیں تو خدا تعالیٰ نے ان کے دل پر ایسا رعب ڈالا کہ وہ فوراً اس گاؤں سے بھاگ گئے اور موضع جنکوی میں جو رائے پور سے آٹھ دس کوس کے فاصلہ پر واقع ہے جاکر پناہ لی کیونکہ نزدیک کے گاؤں میں ٹھہرنے سے انہیں خطرہ تھا کہ لوگ انہیں مباحثہ کے لئے مجبور نہ کریں مولوی عصمت اللہ صاحب کے اس فرار سے احمدیت کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی۔ غیر احمدیوں میں جنہیں رائے پور اور گرد و نواح کے دیہات کے لوگ شامل تھے یہ اچھی طرح سے ثابت ہو گیا کہ مولوی عصمت اللہ مباحثہ میں شکست کھانے کے خوف سے فرار ہو گیا اور کہ احمدی جماعت کے پاس ایسا حق ہے جس کے مقابل میں کوئی شخص نہیں ٹھہر سکتا۔ چنانچہ ان تمام لوگوں نے پہلے راقم کی تحریر کو بڑے غور سے سنا۔ بعد میں مولوی عبد اللطیف صاحب کی تقریر کو نہایت امن و امان اور دلچسپی سے سنتے رہے۔ حضرت مسیح موعود کے دعاوی کی تبلیغ کما حقہ کی گئی کاٹھ گڈھ کی جماعت کی خدمت قابل تعریف ہے وہ مباحثہ کے روز میز کرسی اور سامان لیکر رائے پور پہنچ گئے اور فوراً گرد و نواح کے دیہات میں منادی کرا آئے۔ جس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو سلسلہ حقہ کی تبلیغ ہو گئی۔

قابلِ ستائش خواہش

بابو محمد عثمان صاحب لکھنوی لکھتے ہیں کہ میں نے الفضل کے کسی پرچہ میں پڑھا تھا۔ کہ احمدیوں کو ایک دوسرے سے ملکر تعلقات بڑھانے چاہئیں۔ میں نے اس پر اکثر عمل کیا ہے۔ اور میری عادت ہے کہ جس شہر میں میں جاتا ہوں۔ وہاں کے احمدیوں سے ضرور ملتا ہوں بلکہ بعض مرتبہ بغیر کسی اہم کام کے صرف ملاقات کے لئے دوسرے شہر میں جاتا ہوں۔ لیکن افسوس کہ اکثر احمدی اس بات کا خیال نہیں رکھتے۔ میں چاہتا ہوں کہ جو بزرگ لکھنؤ کے راستہ سے گذریں وہ مجھے موقعہ حاصل ہونے پر بذریعہ تار یا خط اطلاع دیدیا کریں تاکہ میں کم از کم ان سے سٹیشن لکھنؤ پر ہی مل لیا کروں۔ مجھے امید ہے کہ احمدیان پنجاب اور بہار اور بنگال اسکی طرف توجہ فرمائینگے۔

خبریں

صلح کے نوٹ کا جواب

لنڈن ۱۱ جنوری پیرس

ایم برائنڈ نے کل سہ پہر کو ولسن کے صلح کے نوٹ کے جواب میں اتحادیوں کا جواب امریکہ کے سفیر کو دیدیا ہے۔

(۲) مسٹر ولسن کی درخواست منظور کرتے ہیں اتحادیوں کو کوئی مشکل درپیش نہیں ہے بشرطیکہ ان کی مدعا وتمنا تکمیل تک پہونچیں۔ یہ شرطیں تفصیل سے بیان کی جا سکتی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) عوض و معاوضہ دیا جائے۔

(۲) نقصانات کا ہرجانہ۔

(۳) بلجیم و سرویہ و مانٹینگرو کی حوالگی

(۴) مفتوحہ علاقہ جات فرانس۔ روس اور رومانیا کا تخلیہ

(۵) یورپ کی اقوام کی ترتیب درست بناء پر تاکہ صلح و امن۔ اقتصادی و ملکی آزادی و ترقی ممکن ہو سکے۔

(۶) ملکی عہد و پیمان اور بحری و بری کی ذمہ داری کے لئے بین الاقوامی انتظامات تاکہ اس قسم کے ظالمانہ حملوں کا اعادہ نہ ہو سکے۔

(۷) تمام صوبجات جو اتحادیوں سے باشندوں کی مرضی کے برخلاف لئے گئے ہیں۔ واپس دئیے جائیں۔

(۸) سلافی۔ رومانوی۔ زشی سلواک اقوام کی فوجوں کو غیر اقوام سے آزاد کیا جائے۔

جرمنی اقوام کے برباد کرنے یا نیست و نابود کرنیکا خیال اتحادیوں کو ہرگز نہیں ہے وہ صرف اتنا چاہتے ہیں کہ ملک یورپ جرمنی کی فوجی طاقت کا بازیچہ اطفال نہ بنا رہے۔ اتحادی موجودہ جنگ کو کامیاب انجام تک پہنچانے کے لئے ہر طرح سے طیار ہیں اور تمام قربانیوں کے لئے کمربستہ ہیں تاکہ مستقبل میں تہذیب صلح و آشتی ممکن ہو سکے۔

البانیا میں اطالوی کامیابی

لنڈن ۱۱ جنوری

ایک اطالوی سرکاری مراسلت مظہر ہے کہ جنوبی البانیہ کے علاقہ میں گورٹزا کے اضلاع گرمتی پر قبضہ کر لیا ہے۔

برطانوی جہازوں کی غرقابی

لنڈن ۱۱ جنوری برطانوی جہاز بڈورتھ اور کالونیڈہل غرق کئے گئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۶ر جنوری ۱۹۱۷ء

اُردو انسائیکلوپیڈیا اور جماعت احمدیہ

معزز روزنامہ "ہمدم" (لکھنؤ) میں مسٹر عبدالماجد صاحب بی۔اے نے اُردو انسائیکلوپیڈیا یا دائرۃ المعارف کے متعلق ایک مراسلت طبع کرائی ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"اس کام کا جو خاکہ پیش نظر ہے وہ یہ ہے۔ کہ علوم کو مختلف صیغوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اور ہر صیغہ کو ایک ذمہ دار ایڈیٹر کے ہاتھ میں تفویض کر دیا جائے گا۔ اب تک اسقدر عنوانات علوم تجویز ہوئے ہیں (۱) مذہبیات (۲) لسانیات (۳) تاریخ (۴) جغرافیہ (۵) فلسفہ (۶) حکمیات (۷) ریاضیات (۸) طبیعیات (۹) سیاسیات (۱۰) عمرانیات (۱۱) مربیات (۱۲) صناعیات (۱۳) لہویات۔ (۱۴) تعلیمات (۱۵) زرعیات (۱۶) تجارت (۱۷) متفرقات علوم۔ ان میں سے ہر صیغہ کیلئے ایک مستند فاضل بطور ذمہ دار ایڈیٹر کے کام کریگا"

ان مندرجہ بالا عنوانات میں سے اگر کسی عنوان کے متعلق ہم کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ تو وہ وہی ہے۔ جس کی اہمیت اور وزنیت کو سمجھتے ہوئے کارپردازان دائرۃ المعارف نے بھی اسے سب سے پہلے رکھا ہے۔ یعنی مذہبیات۔ اس کے متعلق اعلان کیا گیا ہے کہ:۔

"مذہبیات کے تحت میں اسلام ہندویت مسیحیت یہودیت۔ بدھ۔ سکھ۔ تصوف وغیرہ متعدد شعبے ہوں گے۔ اور ہر شعبہ کے ذیل میں مختلف عنوانات ہوں گے۔ جن پر وہی لوگ مضمون لکھیں گے۔ جو اس کی اہلیت و منصب رکھتے ہونگے۔ مذہبی عنوانات کے متعلق اس کا التزام رکھا جائے گا۔ کہ ناظم و مضمون نگار وہی صاحب ہوسکینگے۔ جن کی قیادت و سرداری اس مذہب یا فرقہ کے لوگوں کے نزدیک مسلم ہو گی۔ ہندویت پر کوئی ہندو ہی لکھے گا۔ فرقہ آریہ سماج پر کسی آریہ ہی سے لکھایا جائے گا۔ خود اسلامی فرقوں میں شیعہ۔ حنفی۔ اہلحدیث۔ احمدی۔ غرض ہر فرقے کے متعلق اسی کے مسلم علماء سے مضامین حاصل کئے جائینگے"

ہم اس تجویز کی معقولیت اور عمدگی کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسٹر عبدالماجد صاحب کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ ایک ایسی تصنیف جسے انسائیکلوپیڈیا کہا جا سکے۔ اسی بات کی مستحق ہے کہ اس میں جو کچھ بھی لکھا جائے نہایت تحقیق اور تدقیق سے لکھا جائے۔ اور اس کے لکھنے والے مسلمہ قابلیت کے ساتھ اپنے گروہ کی طرف سے ذمہ داری کا بوجھ بھی اپنے کندھوں پر رکھتے ہوں لیکن اگر ایسا نہ ہو۔ اور کسی غیر ذمہ دار شخص کی طرف سے کسی مذہب یا کسی فرقہ کے متعلق کچھ لکھوایا جائے۔ تو اس کی بجائے کچھ نہ لکھوانا ہی اچھا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس طرح جہاں اس فرقہ کے لوگوں کے احساسات کو صدمہ ہو گا۔ وہاں اس تصنیف کی شان اور وقعت کو بھی نقصان عظیم پہنچے گا۔ اور وہ اتنی لوگوں کی نظروں سے گر جائے گی ؛

ہمیں افسوس کے ساتھ اسبات کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اہل ہند میں بغیر تحقیق اور پوری واقفیت کے کسی امر کے متعلق لکھنے اور شائع کرنے کا مرض عام ہے۔ اور وہ اسبات کی ہرگز پرواہ نہیں کرتے کہ پبلک ان کی کوتہ بینی اور عدم واقفیت سے آگاہ ہو کر ان کے متعلق کیا رائے قائم کرنے پر مجبور ہو گی۔ ابھی چند ہی روز ہوئے ہمارے پاس ایک نو زائیدہ رسالہ "رازونیاز" کا نوروز نمبر "درویش جنتری ۱۹۱۷ء" پر مشتمل پہونچا ہے۔ جسکے ایڈیٹر محمد انوار ہاشمی صاحب ہیں جو اخباری دنیا سے ایک عرصہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس میں "درکار آمد معلومات" کے بہم پہنچانے کے ادعائی غرض کو ادا کرتے ہوئے اسلامی اخبارات اور رسائل کی فہرست شائع کی ہے۔ جسمیں ہمارے سلسلہ کے اخبار اور رسائل کا بھی ذکر آگیا ہے۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوا کہ انہوں نے ہمارے پرچوں کے متعلق محض سنی سنائی یا قیاسی باتوں پر اعتماد کر کے جہاں حقیقت سے لاعلم ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں اپنے رسالہ کے ناظرین کو غلط معلومات بھی پہنچانے کا ارتکاب کیا ہے۔ چنانچہ اول تو انہوں نے "ہفتہ میں تین مرتبہ" شائع ہونیوالے اخبارات کی فہرست میں الفضل کا نام درج کیا ہے۔ حالانکہ الفضل ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا ہے۔ اور ایک پرچہ کے ٹائٹل پر جلی حروف سے لکھا ہوتا ہے کہ "ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا ہے"۔ اگر انہوں نے کبھی الفضل کو نظر غلط انداز سے ہی دیکھا ہوتا۔ تو بھی اس خلاف واقعہ امر کے لکھنے سے بچ جاتے۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر انہوں نے یہ کیا ہے کہ اخبار الفضل کے ایڈیٹر کا نام "مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب" شایع کیا ہے۔ اور اسی طرح رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا ایڈیٹر بھی آپ ہی کو بتایا ہے۔ حالانکہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نہ تو اخبار الفضل کے ایڈیٹر ہیں۔ اور نہ ہی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے۔ اگر رسالہ رازونیاز کے ایڈیٹر صاحب اس بات کے معلوم کرنے کے لئے تھوڑی سی احتیاط بھی برتتے۔ اور صرف ایک پیسہ کا کارڈ لکھ کر ہم سے ہمارے اخبارات اور رسالوں کے ایڈیٹروں کے نام اور دیگر ضروری کوائف دریافت کر لیتے۔ تو آج نہ ہمیں ان پر افسوس کرنے کی ضرورت پیش آتی۔ اور نہ ہی ان کے فقدان معلومات کا اظہار ہوتا ؛

ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے دیگر اخبارات اور رسالجات کے متعلق معلومات بہم پہنچانے میں کس قدر احتیاط سے کام لیا ہے۔ لیکن اس فروگذاشت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو انہوں نے ہمارے اخبارات کے متعلق کی ہے۔ ہم ان کے دوسرے معلومات پر بھی اعتماد نہیں کر سکتے۔ تاوقتیکہ ذاتی طور پر ہمیں ان کا علم نہ ہو۔ اور یہی رائے دوسرے لوگوں کی بھی ہو گی۔ اور ہونی چاہیئے ؛

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس رائے کی وجہ سے رسالہ "رازونیاز" کی قدر و وقعت کو کس قدر نقصان پہنچا ہو گا لیکن یہ ایک شخصی رسالہ ہے۔ جس کا دائرہ اثر بہت محدود ہو گا نیز اسے یہ بھی ادعا نہیں کہ معلومات بہم پہنچانے کا خاص انتظام رکھتا ہے۔ اس لئے اس کی اس قسم کی فروگذاشتیں

بے اتفاقی کے پردہ میں چھپائی جاسکتی ہیں۔ لیکن ایک ایسی تصنیف جس کا نام انسائیکلو پیڈیا یعنے دائرۃ المعارف رکھا جائے۔ اور جس کی تنظیم و تدوین کے متعلق خاص طور پر اعلان کیا جائے۔ اور حتی الامکان صحیح اور درست معلومات بہم پہنچانے کا وعدہ کیا جائے۔ اس میں اگر کوئی ایسی بے احتیاطی ردنما ہو جس کا ازالہ نہایت آسانی سے ممکن تھا۔ تو وہ ہرگز معافی کے قابل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہم اردو انسائیکلو پیڈیا کے مہتمین کا وہ اعلان پڑھ کر جو اُوپر درج کیا گیا ہے۔ ان کی معقول پسندی کی داد دیتے ہیں۔ اور بڑے شوق سے اس وقت کا انتظار کرتے ہیں۔ جبکہ اس اعلان کے مطابق کام بھی شروع ہو جائیگا ہاں ہم جماعت احمدیہ کے متعلق جس کا مرکز قادیان ہے۔ انہیں آگاہ کئے دیتے ہیں کہ خدا کے فضل و کرم سے دنیا میں ہماری ہی جماعت ایک ایسی جماعت ہے۔ جو اپنا ایک واجب الاطاعت امام اور سردار رکھتی ہے۔ اور اس کی قیادت اس کے نزدیک مسلم ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ مہتمین صاحبان اگر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق صحیح اور درست معلومات حاصل کرنا چاہیں۔ تو ہمارے امام حضرت مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی کی خدمت میں لکھیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اگر اس طرح کیا گیا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اس بات کا خاص انتظام فرما دینگے۔ اور یہ معلومات ایسے ہونگے۔ جو جماعت احمدیہ کے نزدیک مسلم اور تمام دُنیا کے لئے صحیح ہونے کا درجہ رکھینگے لیکن اگر ہمارے امام کی وساطت کے بغیر کسی اور شخص یا کئی اشخاص سے جماعت احمدیہ کے متعلق کچھ لکھوایا گیا۔ تو وہ نہ صرف ہمارے نزدیک بلکہ تمام دانا اور عقلمند لوگوں کے نزدیک کچھ وقعت نہیں رکھیگا۔ پھر مہتمین کے اس اعلان کے بھی بالکل خلاف ہو گا۔ کہ ناظم و مضمون نگار وہی اصحاب ہو سکینگے جن کی قیادت و سرداری اس مذہب یا فرقہ کے لوگوں کے نزدیک مسلم ہوگی "۔

ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ہماری اس تحریر پر خاص توجہ کی جائیگی اور ابھی جبکہ کام کا صرف خاکہ ہی پیش نظر ہے۔ اس سے خاص فائدہ اُٹھایا جائے گا ⁂

تعلیم یافتہ نوجوانان صوبہ پنجاب کے لئے فوجی خدمت ادا کرنے کا موقعہ

ہمارے اخبار کے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ گزشتہ دنوں میں صوبہ بنگال کے نوجوان تعلیم یافتہ اصحاب نے دلی شوق سے گورنمنٹ انگلشیہ کی فوجی خدمت ادا کرنے کے لئے ایک ڈبل کمپنی کو پر کیا ہے۔ خوشی کا مقام ہے کہ حال میں گورنمنٹ پنجاب نے بھی اس صوبہ کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اسی قسم کا موقعہ دیا ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ تعلیم یافتہ اصحاب اس سے فائدہ اٹھاکر جہاں اپنی مہربان گورنمنٹ کا حق نمک ادا کرینگے۔ وہاں قلم کی بجائے آلات حرب کو اپنے ہاتھوں میں لیکر اپنی جوانمردی اور بہادری کا ثبوت بھی دینگے۔ اس کے متعلق ہز آنر جناب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ پنجاب میں ایک سنگل یا ڈبل کمپنی اس قسم کی مرتب کیجائے جسمیں پنجاب یونیورسٹی کے انٹرنس پاس نوجوان اور گریجوایٹ شریک ہوں۔ بھرتی کی شرائط وہی ہونگی جو معمولی فوجی سپاہیوں کے لئے مقرر ہیں۔ فرق صرف وہی ہو گا۔ جو بنگال کی ڈبل کمپنی کے متعلق کیا گیا تھا یعنی پنجاب کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی اس سنگل یا ڈبل کمپنی کے سپاہیوں کو بھی صرف اثنائے جنگ کے لئے بھرتی کیا جائے گا۔ گو انہیں اس بات کا اختیار ہو گا۔ کہ جنگ کے خاتمہ پر اپنی خدمات جاری رکھیں۔ ہر ایک نوجوان جس نے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان انٹرنس پاس کیا ہو۔ خواہ وہ کسی کالج میں داخل ہوا ہو یا نہ۔ اس زیر تجویز کمپنی میں بھرتی ہو سکیگا۔ اگرچہ زمانہ امن میں صرف ۱۶ اور ۲۵ سال کی درمیانی عمر کے نوجوانوں کو فوج میں بھرتی کیا جاتا ہے۔ مگر عرصہ جنگ کے لئے یہ رعایت رکھی گئی ہے۔ کہ ۳۵ سال سے زائد عمر کے نوجوانوں کو بھی بھرتی کر لیا جائیگا حکومت پنجاب کی طرف سے مختلف اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں اور کالج کے پرنسپلوں سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ خواہشمند نوجوانوں کی درخواستیں حاصل کر کے ماہ فروری کے اخیر تک گورنمنٹ کے پاس بھیجدیں ⁂

ہمیں اُمید ہے کہ تعلیم یافتہ نوجوانان پنجاب اسموقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائینگے۔ اور گورنمنٹ کی فوجی خدمت ادا کرکے نیک نامی حاصل کرنے اور بہادری کے خطاب پانے کے لئے پوری پوری کوشش کرینگے ⁂

ریویو

قطرات عطر

جناب ماسٹر احمد حسین صاحب فریدآبادی کسی معرفی کے محتاج نہیں ہیں۔ آپ ہمارے سلسلہ کے ایک کہنہ مشق اور پختہ کار اہل قلم ہیں۔ موجودہ ایام میں اگرچہ تصنیف و تالیف کا کام بہت مشکل ہو رہا ہے۔ لیکن جس دل اور دماغ نے اسی کوچہ میں پرورش پائی ہو۔ وہ بھلا کہاں ایسی مشکلات کی کچھ پرواہ کرنے لگا ہے۔ چنانچہ ماسٹر صاحب موصوف نے حال ہی میں ایک چھوٹا سا رسالہ بنام "قطرات عطر" تصنیف کرکے شائع کیا ہے جس میں مختصر طور پر صداقت احمدیت پر بہت عمدہ روشنی ڈالی ہے۔ اور نہایت لطیف پیرایہ میں غیر مبائعین پر بھی نکتہ چینی کی ہے۔ رسالہ ۱۸×۲۲ سائز کے ۱۲ صفحات کا ہے۔ اور صرف آدھ آنہ فی جلد کے حساب سے احمدیہ کمیشن ایجنسی قادیان سے ملسکتا ہے۔ اگر ہمارے ذیمقدرت احباب زیادہ کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے ⁂

کاشف حقیقت

میاں محمد یوسف صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور نے اس نام سے ایک چھوٹا سا رسالہ چھپوا کر شایع کیا ہے۔ جسمیں مسئلہ کفر و اسلام نبوت و اسمہ احمد پر نہایت وضاحت اور تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور غیر مبائعین کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے بہت عمدہ مصالح جمع کر دیا ہے۔ احباب مندرجہ بالا پتہ سے محصولڈاک بھیجکر مفت منگوالیں۔ اور غیر مبائعین میں خوب تقسیم کریں ⁂

انوار خلافت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ سالانہ جلسہ پر اسمہ احمد کے متعلق جو تقریر فرمائی تھی وہ حضور کی دوسری تقریروں کے ساتھ چھپکر تیار ہو گئی ہے۔ اسی تقریر میں تمام دُنیا کے عالموں اور فاضلوں کو تبلیغ دیا گیا ہے۔ ۲۰×۲۶ کے ۱۸۴ صفحہ پر مشتمل ہے قیمت صرف دس آنے ۔ مینیجر الفضل قادیان

مسدس

۷۸۶

از حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی

یہ وہ نظم ہے جو حضرت میر حامد شاہ صاحب نے دسمبر ۱۹۱۶ء کے سالانہ جلسہ پر بتاریخ ۲۷ دسمبر بموجودگی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ پڑھی اور حضور نے اس نظم کو بہت پسند فرمایا۔ اور اپنی تقریر میں اس کا ذکر کیا ؛

(اسسٹنٹ ایڈیٹر)

باتیں کب تک دوسروں کی کچھ تو اپنی بھی کہیں　　سہہ چکے صدمے بہت ہم اور بھی شاید سہیں
اختلافاتِ باہمی کے تذکرے کب تک رہیں　　وہ کہیں اور ہم سُنیں پھر ہم کہیں اور وہ سُنیں
زندگی کے دن ہمارے یُوں ہی کٹ جائینگے کیا
جو گڑھے رستہ میں ہیں وہ یُوں ہی پٹ جائینگے کیا

کام جو کرنا ہے ہمنے کیا یہی وہ کام ہے　　نام جو پیدا ہے کرنا کیا یہی وہ نام ہے
کیا یہی ہے جو مآل فکر صبح و شام ہے　　کیا ترقی ہے یہی جو چاہتا اسلام ہے
کیا ہمارے سلسلہ کی غرض و غایت ہے یہی
کیا امام وقت کی ہم کو ہدایت ہے یہی

ہمنے یہ مانا کہ اظہارِ حقیقت ہے ضرور　　راستی کی راہ پر چلنا ہی ہے گو ہو وہ دُور
کون ظلمت میں پڑے جب سامنے اسکے ہو نور　　حامئی حق میں مگر ہوتا نہیں کبر و غرور
پاس حق میں پاس نفس بد سے ہٹنا چاہیئے
راہ میں آئے غلاظت اس سے بچنا چاہیئے

حق نے بخشے جبکہ فطرت میں ہیں اخلاق کریم　　اور محمدؐ کو کیا پیدا علیٰ خلقٍ عظیم
تابعان سنت نبوی کی ہے عادت قدیم　　کہ وہ دکھلاتے رہے ہیں اپنے اخلاق عمیم
کیوں بھلا اخلاق سے ہم حصۂ وافر نہ لیں
احمدی کہلا کے کیوں اخلاق سے قاصر رہیں

ان کی جو عادت تھی اپنی ایسی عادت کیوں نہو　　انکی جو خصلت تھی اپنی ایسی خصلت کیوں نہو
جو جماعت ان کی تھی ایسی جماعت کیوں نہو　　جو رفاقت ان کی تھی ایسی رفاقت کیوں نہو
ہم کو اپنی زندگی یوں ہی دکھانا چاہیئے
اس میں جو تکلیف ہو ہم کو اٹھانا چاہیئے

دیکھنا یہ ہے کہ ہم میں ان کی عفت آگئی　　ان میں جو طاعت تھی کیا ہم میں وہ طاعت آگئی
ان میں جو اُلفت تھی کیا ہم میں وہ اُلفت آگئی　　ان میں جو وحدت تھی کیا ہم میں وہ وحدت آگئی
خدمت دیں کے لیئے کیا ہم میں رقت ہے، رہی
نیک کاموں کے لیئے کیا ہم میں سبقت ہے، رہی

ہو کوئی جب ہم سے وہ کرتا ہے اگر کچھ خطاب　　یہ ہمارا حق ہے دکھلائیں اسے راہ صواب
پرورشتی کر کے کیوں دیں اسکو تلخی کا جواب　　زہر کیوں دیں جبکہ دے سکتے ہیں اس کو شہد ناب
کیا خزانہ میں ہمارے دین کی دولت نہیں
سب مذاہب پر ہمارے دین کو شوکت نہیں

جب امام وقت ہم کو مل گیا عالی مقام　　جبکہ سُلطان القلم حق نے رکھا اس کا ہے نام
معرفت کے اس نے بھر بھر کر پلائے ہم کو جام　　صحبتیں اس کی اٹھائیں ہمنے کیا کیا صبح و شام
اس کی صحبت کا نتیجہ سلسلہ میں کچھ تو ہو
جو طریقہ اس کا تھا ایسا طریقہ کچھ تو ہو

گالیاں سُنتا رہا اور وہ دعا دیتا رہا　　ان سے کیا لیتا رہا اور انکو کیا دیتا رہا
برکت اسلام کو یُوں رہنما دیتا رہا　　وہ کدر کو چھوڑ کر ان کو صفا دیتا رہا
نوحؑ کی کشتی بنائی تاکہ بیڑا پار ہو
بیٹھ کر کشتی میں ہر اک مرد نیکوکار ہو

نوح کی کشتی میں ہے محفوظ تعلیم امام　　اس میں جو فرما چکا فرما چکا ذوالاحتشام
وہ نوشتہ قابل تسلیم ہے جب لاکلام　　اپنی عملی زندگی کا اس میں نقشہ ہے تمام
اس کے رُو سے ہم کو کیا کرنا کرانا چاہیئے
اور اپنا آپ ہم کو کیا دکھانا چاہیئے

ایک تو منزل یہ ہے جو پیش آئی ہے ہمیں　　دوسروں کی خاص نظروں میں جو لائی ہے ہمیں
پوری ہو جائے یہ منزل تب رہائی ہے ہمیں　　یہ ہے جھگڑا جس کی کرنی اب صفائی ہے ہمیں
چاہیئے کہ فکر اس کی ہم کو بیش و کم رہے
پھر حفاظت نفس خود کی چاہیئے ہر دم رہے

جو کہا ہے آپنے کیا ہے وہ کہنے کے لئے　　یا جو فرمایا ہے ہم کو ہے وہ کرنے کے لئے
جو لکھا ہے آپنے کیا ہے وہ پڑھنے کیلئے　　یا کتابوں میں لکھا بس وہ صرف چھپنے کے لئے
جب کہ تعلیم مسیحا سب نمایش ہو گئی
کیا ہوا گر قادیان میں بھی رہایش ہو گئی

اس سے کب انکار ہے ہم میں نہیں اہل کمال　　وہ مُبارک ہے کہ کر لی جس نے ہے اصلاح حال
آپڑا ہے یاں تو کثرت اور قلت کا سوال　　کیا خوشی ہو جبکہ دل میں ہو کھٹکتا یہ خیال
ہم میں ہر اک صدق و حق کا پاک طالب چاہیئے
اور رنگ احمدیت ہم میں غالب چاہیئے

ہم کو دکھلانا ہے کیا تھے اور کیا اب ہو گئے　　تھے اگر اہل جفا اہل وفا اب ہو گئے
آگے دل آزار تھے کیا دل رُبا اب ہو گئے　　تُند خو تھے رحم دل اہل صفا اب ہو گئے
ہم میں تعلیم مسیحا کا اثر کیا آگیا
بن گئے ہم جو وہ بننے کے لئے بتلا گیا

درمیان سلسلہ ہو جبکہ یُوں اصلاح حال　　استباق خیر میں دینے لگے اپنی مثال
اور ذکر خیر سے ہونے لگی جب قیل و قال　　طاعت حق نے دکھایا ہم میں جب ایسا کمال

پھر سمجھ لو ہم پہ حق کی مہربانی ہو گئی
اور مبارک اپنی ساری زندگانی ہو گئی

پھر ہمارے سلسلہ کا مدعا پورا ہوا نصرت حق کی لگی ہر طرف سے چلنے ہوا
اپنے اخلاص عمل کا ہم کو بدلہ مل گیا دیکھ لینا پھر ہمارا حال کیا سے کیا ہوا

پھر ضرورت ہم کو کہنے کی نہ ہو گی بار بار
بات کہدی اور سب کو آگیا بس اعتبار

دل ہمارے ہو گئے جب اسطرح کے پاک و صاف اور اپنی مجلسوں سے اٹھ گئے لاف و گزاف
صدق اور اخلاص کا تم نے کیا جب اعتراف اور کچھ رنجش بھی ہو جائے تو وہ کر دیں معاف

تھوڑے تھوڑے اختلافوں پر الجھنا چھوڑ دیں
دو بچھڑتوں کو محبت کر کے باہم جوڑ دیں

مشرق و مغرب میں ہوں پر ہو ہماری اک صدا ایک بھائی پر نہ باندھے دوسرا کچھ افترا
اور ارشاد امام وقت پر ہوں سب فدا ساری ہمت کو کریں مل جل کے ظاہر بر ملا

دست گیر یک دگر ہو کر حمایت یوں کریں
حامئی دیں بن کے اپنوں کی رعایت یوں کریں

سلسلہ کی ہر ضرورت کا ہوا اظہار جب اور صدق دل سے ہم کو اس کا ہو اقرار جب
المدد کی آرہی آواز ہے ہر بار جب خود بلاتا ہے ہمیں اب قوم کا سردار جب

پھر کھلے دل سے مدد دینے میں ہو انکار کیوں
اور زر چندہ کے دینے میں ہے اب اصرار کیوں

کام جو کرنا ہے اب وہ ہم کو کرنا چاہیئے قادیاں کے سب خزانے ہم کو بھرنا چاہیئے
خدمت دیں کے لئے ہم سب کو مرنا چاہیئے اور اخراجات خود میں حق سے ڈرنا چاہیئے

دین کو دنیا پہ خود پر اب مقدم ہم کریں
اور حظوظ نفس کے جو خرچ ہیں وہ کم کریں

مل ملا کر ہم ہی جب سب سلسلہ کے یار ہیں مان لو یہ ہم میں بے زر بھی ہیں اور زردار ہیں
جس طرح ہیں اور جو ہیں کچھ تو آخر کار ہیں غیر جو ہیں غیر ہیں پر ہم تو سب انصار ہیں

جو بھی ہو توفیق دیدو اور بس دے کر رہو
اجر جو حق سے مقدر ہے اُسے لیکر رہو

کوئی رہ جائے نہ دینے سے مگر ہر ایک دے کتنا کم دے کتنا کم دے کتنا کم دے لیک دے
آکے اس درگاہ میں ہر ایک ہاتھ ٹیک دے زر نہ ہو تو جنس دے روٹی بھی دے اور کیک دے

لینے والے یاں بہت ہیں دینے والا چاہیئے
کچھ بھی ہو گدڑی ہو یا کمبل دوشالا چاہیئے

کوئی ہو ناراض یا خوش ہم تو کہتے جائینگے کھائینگے کھلوائینگے خود دینگے اور دلوائینگے
جتنی ہمت حق نے دی ہو وہ تو ہم دکھلائینگے اور مر جائینگے جب ہم اجر حق سے پائینگے

کام کا چلنا ہوا مشکل ہے بس اس کے بغیر
یہ سمجھ لو اب بجز اس کے نہیں ہوتی ہے خیر

زر نکالو زر نکالو زر نکالو دوستو! وقت ہے یہ وقت ہے ہمت دکھاؤ دوستو
عاقبت گر کچھ بنانی ہے بنا لو دوستو فائدہ کچھ مال و زر کا اب اٹھا لو دوستو

جس قدر ہو بھی کمائی خواہ کتنی کم رہے
سلسلہ کا اس میں حصہ جو بھی ہو ہر دم رہے

ہم تو چھوٹے ہیں مگر اب کام کرنا ہے بڑا اور حکم آسمانی سے ہمیں کرنا پڑا
ہم میں جو بیٹھا ہے اب وہ اُٹھ کے ہو جا کھڑا اپنی طاقت اور ہمت جسقدر ہو وے لڑا

اب تو کرنا سب کو ملکر ایک حرکت چاہیئے
اور اسی حرکت میں ہم کو حق کی برکت چاہیئے

دین کی نصرت میں بس زر کار ہے اپنے رہی اندر اس زمانہ میں نہیں ہے حاجت تیغ و تبر
بند ہے اب دین کی ہر اک لڑائی سر بسر ملک گیری اور کر لیں دین کی ہم ہیں خبر

تاجداری جس کو ہو ہو اب ہیں دیندار ہم
اور امن و صلح کے ہر حال میں ہوں یار ہم

بس یہی وہ کام ہے جو ہم کو کرنا چاہیئے دین کے ہی نام پر اب ہم کو مرنا چاہیئے
ہم کو اب دیندار بن کے حق سے ڈرنا چاہیئے ہر گدائے دیں کی جھولی ہم کو بھرنا چاہیئے

بے کسان دین کی بس غمگساری ہم کریں
دین حق کے واسطے بس آہ و زاری ہم کریں

ہم مسیحا کی نصیحت پر عمل پیرا رہیں تابع فرمان عالی ادنیٰ و اعلےٰ رہیں
خدمت دین خدا میں سب سے ہم بالا رہیں فتنہ ہائے وقت نادانی سے گو برپا رہیں

ملک میں ہرگز نہ ہم کوئی بھی غداری کریں
سلطنت سے جس طرح ہو ہم وفاداری کریں

امن کے خواہاں رہیں تحریر میں تقریر میں صلح کے جویاں رہیں ہم اپنی ہر تدبیر میں
ہو رہے گا خود بخود جو حق کی ہے تقدیر میں اپنا حصہ کچھ نہیں ہے غیر کے نخچیر میں

کیوں بڑھیں آگے کہ میداں کے شکاری ہم نہیں
ہم کو فتوے مل گیا ہے کارزاری ہم نہیں

حکم شاہی سے اگر امداد ہو ہم سے طلب اس میں شامل چاہیئے ہونا ہمیں بس ہر سبب
خیر میں حصہ ہمیں لینا ہے بے رنج و تعب ہے یہی تعلیم اپنے سلسلہ کی روز و شب

یہ سعادت ہے ہماری اس سے برخوردار ہوں
اس حمایت کے لئے ہر وقت ہم طیار ہوں

(ضروری نوٹ) اگر احباب ہمت کریں۔ تو اس نظم کو عمدہ چھپوا کر احمدی احباب میں کثرت سے تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ جو بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ جو صاحب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ دفتر الفضل میں اطلاع دیں ٭

ایک قومی مسئلہ کا حل

ہمارے رشتہ ناطہ کے تعلقات کی مشکلات

از جناب شیخ عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر سکرٹری انجمن احمدیہ لاہور

میں شیخ یعقوب علی صاحب تراب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مذکورہ بالا مضمون پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ رشتہ داریوں میں جو دقتیں ہیں۔ ان کا علم کم و بیش سب ہی کو ہے۔ لیکن بقول شیخ صاحب " وقتی ضرورت کے پیش آجانے پر ہر شخص اس سوال کی مختلف صورتوں پر غور کرلیتا ہے۔ لیکن من حیث القوم یہ سوال حل نہیں کیا گیا"۔ اب جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو مد نظر رکھکر ان تمام تدابیر کو عمل میں لایا جاوے۔ جن سے رشتہ ناطوں میں آسانیاں پیدا ہو سکیں۔ سب سے اول تو یہی ضروری ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی زیر نگرانی ایک رجسٹر رکھا جاوے۔ جسکو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود جاری فرمایا تھا۔ دوسرے یہ کہ عورتوں میں میل جول کو بڑھایا جاوے۔ کیونکہ اس طریقہ سے عورتوں کو خود بخود علم ہو جاتا ہے۔ کہ کس کس کے ہاں لڑکی لڑکا ہے مردوں میں تو غالباً انگریزی تہذیب کے اثر سے دریافت کرنا معیوب گنا جاتا ہے۔ کہ تمہارے کتنے لڑکے اور کتنی لڑکیاں ہیں۔ لڑکیوں کی عمر تعلیم تربیت وغیرہ کی نسبت پوچھنا تو اور بھی معیوب ہو گیا ہے۔ کئی دوست ہیں جو مدت سے آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ لیکن ایک دوسرے کے متعلق اتنا بھی علم نہیں کہ اس کا کوئی لڑکا لڑکی ہے یا نہیں؟ والدین زندہ ہیں یا نہیں۔ اور کوئی بہائی بہن بھی ہے یا نہیں۔ بعض تو یہاں تک ترقی کرتے ہیں کہ ایک دوسرے سے ملنے کو تو بڑے تپاک سے ملتے ہیں۔ مگر ایک دوسرے کے نام تک سے واقف نہیں ہوتے۔ ایسی صورت میں رشتہ ناطوں میں مشکلات کا پڑنا لازمی ہے۔ ایک شریف آدمی ایسی لڑکی کے رشتہ کے لئے خود کسی سے کہتا نہیں۔ دوستوں کو علم نہیں۔ عورتوں میں میل جول نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسی سوچ میں لڑکی بالغ ہو جاتی ہے۔ احمدی لڑکا کوئی زیر نظر نہیں ہوتا بس اپنے ہی شہر اور اپنے ہی محلہ میں جو بھی پسند آیا۔ وہاں بات ٹھہر گئی۔ خواہ وہ غیر احمدی ہو۔ کئی واقعات ایسے ہیں۔ کہ احمدیوں نے محض اس بنا پر کہ ان کی لڑکی بالغ ہو گئی ہے احمدی کوئی ملتا نہیں۔ جھٹ غیر احمدی سے رشتہ کر دیا ہے بعض ہوشیار ہوئے۔ تو انہوں نے نکاح سے چند یوم پہلے بیعت کا خط لکھوا دیا۔ بعضوں نے اس کو بھی ضروری نہ سمجھا۔ مثال کے طور پر چند واقعات لکھ دینے ضروری ہیں ایک مولوی صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت مخلص خادم تھے۔ ان کو اپنی لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہوئی۔ تو ایک غیر احمدی نے درخواست کی۔ اور ساتھ ہی حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں بیعت کا خط لکھدیا۔ مولوی صاحب کو اس کے احمدی بننے کا بہانہ مل گیا۔ نکاح بھی ہو گیا۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ داماد کے اثر میں آکر حضرت صاحب سے بعد ہوتا گیا۔ کیونکہ داماد صاحب کا احمدی ہونا ایک خاص غرض کے لئے تھا۔ اور اب وہ جماعت سے قریباً کٹ چکے ہیں۔ برائے نام غیر مبائعین میں شامل ہیں۔ ایک اور مولوی صاحب جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت ہی مخلص خدام میں سے تھے۔ اور مرتے دم تک اپنے اخلاص پر قائم رہے۔ اسی مجبوری سے کہ ان کو کوئی احمدی لڑکا نظر نہ آیا۔ ایک غیر احمدی لڑکے سے نکاح کر دیا۔ مولوی صاحب یا ان کے خاندان پر تو اس کا بد اثر نہ پڑا۔ مگر ان کی ایک لڑکی ضرور غیر احمدی ہو گئی۔ جس کی آگے اولاد بھی ویسی ہی ہوگی۔ کیونکہ اس گھر میں احمدیت کی کوئی گفتگو نہیں ہوتی ایک اور خان صاحب ہیں یہ بھی حضرت اقدس کے پرانے مُریدوں میں سے ہیں۔ مگر محض اس بنا پر کہ ان کو احمدی لڑکا کوئی نظر نہ آیا۔ ایک غیر احمدی لڑکے سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔ اور دلیل یہ دی۔ کہ لڑکی کا دادا جو فوت ہو چکا ہے۔ اس رشتہ کے لئے قول دے چکا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خان صاحب بھی اس اختلاف کے وقت غیر مبائعین میں سے ہو گئے۔ گویا ایک غلطی پر دوسری غلطی خود کرنی پڑی۔ یہ سب بہانہ بازیاں ہیں۔ احمدی جماعت میں بفضل خدا لائق لڑکے بھی ہیں۔ مگر علم نہیں واقفیت نہیں۔ لڑکے والے اپنی جگہ تلاش کرتے کرتے غیر احمدیوں میں جا پھنستے ہیں۔ شیخ یعقوب علی صاحب کے ہاتھ میں ایک زنانہ رسالہ ہے۔ اور وہ اسبارہ میں اس کے ذریعہ بہت سی آسانیاں پیدا کر سکتے ہیں۔ مگر نہ معلوم انہوں نے احمدی خاتون کے ذریعہ کیوں اب تک اس طرف کام نہیں کیا ؎

مینیجر صاحب الفضل نے بھی ایک زنانہ اخبار کا نوٹس شائع کیا تھا۔ معلوم نہیں کہ اس کا اجرا[1] کب تک ہو گا۔ خدا کرے۔ بہت جلد نکلے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ انشاء اللہ تعالےٰ احمدی عورتوں کا تعلق بڑھ جاویگا۔ اگر اس میں معمولی اجرت پر نکاح وغیرہ کے اشتہار چھپتے رہیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ہو وے ؎

جو جو مشکلات رشتہ داریوں میں اب تک احمدی احباب اٹھا چکے ہیں۔ ان کو اگر لکھا جاوے۔ تو یہ سلسلہ شاید کبھی ختم ہی نہ ہو۔ اس لئے آئندہ یہ کوشش کی جاوے۔ کہ کس طرح یہ مشکلات دور ہوں۔ اور آسانیاں پیدا ہو جاویں جو احباب اس معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اپنی اپنی مفید تجاویز سے بذریعہ الفضل مطلع فرماتے رہیں۔ میرے خیال ناقص میں تو فی الحال یہ ضروری ہیں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی زیر نگرانی رجسٹر رکھا جائے

(۲) ہر شہر اور قصبہ میں عورتوں کے میل جول کو رواج دیا جاوے۔ اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے :۔

(۱) جمعہ میں عورتوں کو لایا جاوے ؎

(۲) وقتاً فوقتاً عورتوں کا جلسہ ہو جایا کرے۔ جسمیں سب احمدی عورتوں کو بلایا جاوے ؎

(۳) سالانہ جلسہ قادیان پر تمام احمدی عورتوں کو شریک جلسہ ہونا چاہیئے ؎

(۴) احمدی زنانہ اخباران کو پڑھائے جاویں ؎

(۵) اخباروں میں ضرورت نکاح کے اشتہار نکلتے رہیں رشتہ داریوں کی مشکلات دور ہو جانے سے انشاء اللہ جماعت میں محبت اور اتحاد بہت بڑھ جاویگا ؎

[1] زنانہ اخبار کا پہلا نمبر جسکی طرف جناب شیخ صاحب نے اشارہ کیا ہے ۱۲-۱۶ ر دسمبر ۱۹۱۶ء کے الفضل کے ساتھ بطور ضمیمہ بنام تادیب النساء بیس صفحہ پر شائع ہو گیا ہے۔ کاغذ اس قحط میں سفید۔ دبیز چکنا لگایا گیا ہے خط اور چھپائی کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے۔

فہرست نومبائعین

میاں جلال الدین صاحب گورداسپور
مہتاب الدین صاحب ہوشیارپور
مسماۃ نور بی بی - ״
شاہ محمد صاحب - لائل پور
اہلیہ حبیب اللہ صاحب - لودھیانہ
ایم - اکمنہ - مالابار
ایم - محمد - ״
ایم - علی - ״
خان محمد صاحب - پوری
فقیر محمد صاحب - جہلم
اہلیہ غلام محمد خان صاحب کشمیر
عبد الرزاق صاحب تکور
سید غوث محی الدین صاحب ״
عبد اللہ خان صاحب سیالکوٹ
میر محمد صاحب جہلم
فقیر اللہ صاحب - سیالکوٹ
مسماۃ مہتاب بی بی ״
اہلیہ حافظ سید فضل کریم صاحب مونگیر
میاں برکت علی صاحب جالندھر
اہلیہ چودہری مہدی حسین خان صاحب - سنور
دختر چودہری صاحب ״
دختر ״ ״ ״
مسماۃ بیگم گوجرانوالہ
میاں جلال الدین صاحب گوجرات
شیخ بڈھا - گورداسپور
شیخ حسن عرب صاحب - حیدرآباد دکن
اہلیہ محمد الدین صاحب سیالکوٹ
قادر بخش خان صاحب ڈیرہ غازیخان
میاں سدا - سیالکوٹ
محمد خان صاحب - رتناگری
عبد اللہ خان صاحب - ״
الا دین صاحب - پونچھ
سید علی اختر جعفری - احمدنگر
مسماۃ عشرت بیگم - پٹیالہ
والدہ نظام الدین صاحب ملتان
نبی بخش صاحب - گوجرات
محمد ابراہیم صاحب تکور
اہلیہ ״ ״ ״ ״
بچگان ״ ״ ״ ״
راجہ خان صاحب - گوجرات
اہلیہ محمد لطیف صاحب لاہور
میاں عبد اللہ صاحب جالندھر
غلام احمد صاحب - ملتان
فتح محمد صاحب - امعد
محمد حسین صاحب ״
میاں سالون - کپورتھلہ
عمر الدین صاحب ״
محمد اسمٰعیل صاحب لاہور
اہلیہ نبی بخش صاحب - لائلپور
اہلیہ محمد بخش صاحب - ״
میاں محمد بخش صاحب - ״
مسماۃ فضل بی بی ״
میاں نبی بخش صاحب ״

میزان ۵۳

اشتہارات

پتھر کا کوئلہ

خاکسار عرصہ چھ سال سے بنگال کے جھریا کول فیلڈ میں پتھر کے کوئلہ کا کاروبار کرتا ہے۔ اور اس میں خدا کے فضل سے خوب تجربہ رکھتا ہے۔ پس ضرورت والے تمام اصحاب خصوصاً ہمارے احمدی بھائی ہر قسم کوئلہ کے لئے مجھے آرڈر دیکر ممنون فرماویں۔ انشاء اللہ نہایت قلیل نفع پر تعمیل کروں گا۔ کم از کم ایک بار معاملہ کرکے ضرور آزما لیجئے ؂

عبد الکریم احمدی کول مرچنٹ پوسٹ آفس شہر آرہ

ایک رشتہ کی ضرورت ہے

پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ عمر قریباً ۲۸ سال۔ مستری کا کام کرتے ہیں۔ آمدنی تیس روپے ماہوار۔ جائداد قریباً ایک روپیہ کی ہے۔

خط و کتابت بنام

میاں برکت علی صاحب گکھڑ کے نیچے ڈاکخانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ

الخطبہ

(۱) میری پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے (۲) صرف ایک بچہ اس کا ہے (۳) میری موجودہ تنخواہ بتیس روپے ہے (۴) تین صد کے قریب زیورات ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میری عمر تقریباً چالیس ۴۰ سال ہے ؂

ع - ر معرفت الحکم قادیان دارالامان

(۲) ایک نوجوان خوش شکل قریشی ۲۳ سالہ چالیس ۴۰ روپے ماہوار پر گورنمنٹ ملازم مدرس ہے۔ اور آئندہ ترقی یقینی۔ نکاح کا خواہش مند ہے۔ لڑکی ذات اجمال۔ سلیقہ شعار۔ کھانے پکانے میں خصوصیت سے ماہر ہو

باقی امور بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں ؂

خط و کتابت بنام

معرفت الحکم قادیان دارالامان (گورداسپور) ہو

تریاق امراض نسواں

ظاہر ہے کہ اشتہارات میں ہمیشہ رنگین اور مبالغہ آمیز اور زمین و آسمان کے قلابے ملانے والی عبارات کا التزام اشتہار دینے والوں کے مد نظر رہتا ہے۔ کبھی بھی حقیقت الامر کا اظہار مقصود و ملحوظ نہیں ہوتا۔ اس لئے میں بفضلہ تعالیٰ اشتہاریوں کے عام اور مذکورہ بالا شیوہ سے احتراز کرکے صرف حقیقت الامر کا اظہار کرتا ہوں کہ :-

(۱) جو مستورات اسقاط حمل کے مرض یا خطرہ میں مبتلا ہوں یا

(۲) جن کے بچے ایک خاص مدت میں تشنج یا ام الصبیان یا قرینہ (اٹرا) سے ضائع ہو جاتے ہیں یا

(۳) جن کو ہمیشہ لڑکیوں کے پیدا ہونے اور لڑکوں سے محروم رہنے کی شکایت ہو یا

(۴) جو مرض سیلان ابیض (لیکوریا) یعنے سفید پانی آنے کی وجہ سے مریض ہوں۔

وے سب اللہ تعالیٰ پر بھروسا اور یقین کرکے اور اسی کے فضل اور احسان کے امیدوار ہو کر مجھ سے تریاق امراض نسواں منگائیں۔ جس کے مفید ہونے اور بالکل مفید اور کامیاب ہونے میں مجھے بفضلہ تعالےٰ ذرہ بھر بھی شبہ نہیں۔ پہلی اور تیسری صورت میں نو ماہ۔ اور دوسری صورت میں ایک سال اور چوتھی صورت میں ۳ ماہ دوائی کا استعمال کرنا پڑے گا ایک ماہ کی دوائی کی قیمت صرف تین ۳ روپے (عہ) علاوہ محصول کے ہے۔

پرچہ ترکیب استعمال ہر صورت میں دوائی کے ہمراہ ہوگا

حکیم محمد زمان عباسی معالج خاندان نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ - مقام قادیان ضلع گورداسپور